66086 ـ صبح سفر كرنا تها اس ليے روزه نہ ركهنے كى نيت كى ليكن پهر سفر نہ كيا

سوال

انسان سفر كرنے كے عزم كى بنا پر صبح روزه نہ ركهنے كى نيت كرے اور فجر كے بعد كچھ كهانے پينے سے قبل سفر نہ كرنے كا فيصلہ كرے تو اس كا حكم كيا ہو گا ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

كتاب و سنت اور اجماع اس پر دلالت كرتا ہے كہ مسافر كے ليے رمضان المبارك ميں روزه ترك كر سكتا ہے، پهر ان ايام كى بعد ميں قضاء كرے گا جس كے روزے نہ ركهے ہوں.

اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

اور جو كوئى مريض ہو يا مسافر تو وه دوسرے دنوں ميں گنتى پورى كرے البقرة (185).

اور جو شخص اپنے شہر ميں ہى ہو اور سفر كا عزم كرے تو اسے اس وقت تك مسافر نہيں كہا جائے گا جب تك وه اپنے شہر كى عمارتوں سے دور نہيں چلا جاتا، لہذا اس كے ليے صرف سفر كى نيت كى بنا پر سفر كى رخصت مثلا روزه نہ ركهنا، نماز قصر كرنا حلال نہيں ہے، كيونكہ اللہ سبحانہ وتعالى نے تو مسافر كے ليے روزه نہ ركهنا مباح كيا ہے، اور وه اس وقت تك مسافر نہيں جب تك اپنا علاقہ اور شہر يا بستى نہيں چهوڑتا.

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالى " المغنى " ميں دن كے وقت سفر كرنے والے مسافر كو روزه چهوڑنے كا حق ہے ذكر كرنے كے بعد رقمطراز ہيں:

" جب يہ ثابت ہو گيا ؛ تو اس كے ليے اس وقت تك روزه چهوڑنا مباح نہيں جب تك كہ وه آبادى كو اپنے پيچهے نہ چهوڑ دے، يعنى وه وہاں سے نكل جائے اور آبادى كو تجاوز كر جائے.

حسن رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں: اگر وه چاہے تو جس دن سفر كرنا چاہتا ہے اپنے گهر ميں ہى روزه چهوڑ سكتا ہے.

اور عطاء رحمہ اللہ تعالى سے بهى ايسا ہى مروى ہے.

ابن عبد البر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں: حسن رحمہ اللہ تعالی کا قول شاذ ہے، اور کسی ایك کو بھی حضر کی حالت میں روزہ چھوڑنے کا حق حاصل نہیں، نہ تو اس کی اثر میں دلیل ملتی ہے اور نہ ہی نظر میں، اورحسن رحمہ اللہ تعالی سے اس کے خلاف بھی مروی ہے.

پھر ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" اللہ سبحانہ وتعالی کا قول:

جو کوئی بھی اس ماہ مبارك کو پالے وہ اس کے روزے رکھے البقرۃ (185).

اور یہ شاہد (یعنی حاضر اور مقیم ہے اس نے سفر نہیں کیا) ہے اور اسے اس وقت تك مسافر نہیں کہا جاسکتا جب تك کہ وہ اپنے شہر اور بستی سے نکل نہ جائے، اور جب تك وہ شہر اور بستی میں ہے اسے مقیم اور حاضرین کے احکام ملیں گے، اور اسی لیے وہ نماز بھی قصر نہیں کرتا" انتہی

دیکھیں: المغنی لابن قدامہ المقدسی (4 / 347).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا:

سوال: ؟

ایك شخص نے سفر کی نیت کی اور جہالت کی بنا پر گھر میں ہی روزہ چھوڑ دیا، تو کیا اس پر کفارہ لازم آتا ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

" گھر میں ہی اس کے لیے روزہ چھوڑنا حرام ہے، لیکن اگر اس نے سفر پر نکلنے سے قبل گھر میں ہی روزہ چھوڑ دیا تو اس پر صرف قضاء لازم آتی ہے" انتہی

دیکھیں: فتاوی الصیام صفحہ (133).

اور الشرح الممتع میں کچھ اس طرح کہتے ہیں:

" سنت نبویہ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے آثار میں ہے کہ جب وہ دن کے دوران سفر کرے تو اسے روزہ چھوڑنے کا حق حاصل ہے، لیکن کیا اس کے لیے بستی چھوڑنا شرط ہے ؟ یا کہ جب وہ سفر کا عزم کرے اور سفر کے لیے چل نکلے تو اسے روزہ چھوڑنے کا حق حاصل ہے؟

جواب:

سلف رحمہ اللہ سے اس میں دو قول ہیں:

بعض اہل علم کہتے ہیں کہ جب وہ سفر کی تیاری کر لے اور صرف سواری پر سوار ہونا باقی ہو تو اس کے لیے روزہ چھوڑنا جائز ہے، اور انہوں نے بیان کیا ہے کہ انس رضی اللہ تعالی عنہ ایسا کیا کرتے تھے.

اورجب آپ آیت پر غور کرینگے تو آپ پائیں گے کہ یہ صحیح نہیں؛ کیونکہ وہ شخص تو ابھی تك مسافر نہیں، بلکہ ابھی تك مقیم اور حاضر ہے تو اس بنا پر اس کے رزوہ چھوڑنا جائز نہیں، لیکن جب وہ آبادی اور گھروں کو چھوڑ دے تو جائز ہے....

لہذا صحیح یہی ہے کہ وہ بستی سے نکلنےاور اسے چھوڑنے سے قبل روزہ نہ چھوڑے، اور اس لیے اس کے لیے شہر اور بستی سے نکلنے کی بنا پر نماز قصر کرنا بھی جائز نہیں " انتہی کچھ کمی وبیشی کے ساتھ

دیکھیں: الشرح الممتع (6 / 218).

تو اس بنا پر جس شخص نے رات کے وقت سفر کا عزم کیا تو اس کے لیے صبح روزہ چھوڑنا جائز نہیں، بلکہ اسے رات کے وقت لازمی روزے کی نیت کرنا ہو گی، اور اگر صبح وہ سفر کرے تو اس کے لیے بستی اور شہر چھوڑنے کے بعد روزہ چھوڑنا جائز ہے.

حاصل یہ ہوا کہ:

جس شخص نے رات کے وقت ہی اس دلیل کے ساتھ روزہ نہ رکھنے کی نیت کی کہ صبح اس نے سفر کرنا ہے، اس نے غلطی کی، اسے اس دن کی قضاء میں روزہ رکھنا ہو گا، حتی کہ فرض کریں اگر اس نے سفر نہ کیا؛ تو بھی کیونکہ اس نے رات کو روزے کی نیت نہیں کی تھی.

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس نے رات کو فجر سے پہلے پہلے روزے کی نیت نہ کی تو اس کا روزہ نہیں ہے "

سنن ابو داود حدیث نمبر (2454) سنن ترمذی حدیث نمبر (730) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور سفر نہ کرنے کی حالت میں اس پر لازم ہے کہ وہ رمضان المبارک کا احترام کرتے ہوئے باقی سارا دن کھانے

پینے اور روزہ توڑنے والی دوسری اشیاء سے اجتناب کرے، کیونکہ اس نے کسی شرعی عذر کے بغیر روزہ چھوڑا ہے.

دیکھیں: الشرح الممتع (6 / 209).

لہذا سائل کو اپنے کیے پر اللہ تعالی سے توبہ و استغفار کرنی چاہیے، اور اس دن کی قضاء میں ایك روزہ رکھنا چاہیے.

واللہ اعلم .